سلسلہ تقاریر الۤـــمّۤ

سورہ یونس

مقرر : ڈاکٹر اسرار احمد

السّلام علیکم! نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الۤرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ۔

صدق اللہ العلی العظیم۔

سورۂ عنکبوت سورۂ روم، سورۂ لقمان اور سورۂ سجدہ کے علاوہ قرآن حکیم کی دو سورتیں اور ہیں جن کا آغاز حروف مقطعات الۤمّۤ سے ہوتا ہے یعنی سورہ بقرہ اور سورۂ آل عمران لیکن اِن سورتوں اور اُن سورتوں اور ان کے مابین ایک فصل مصحف میں بھی ہے یعنی پہلی یہ چار سورتیں بیسویں اور اکیسویں پارے میں ہیں۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران، سورہ فاتحہ کے بعد مصحف میں متواتر دو طویل سورتیں ہیں جو تقریباً چار پاروں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اسطرح ایک دوسرا فصل ان کے زمانہ نزول میں بھی ہے یعنی جبکہ وہ چار سورتیں سن ۴ یا ۵ نبوی میں نازل ہوئیں۔ وہاں یہ دونوں سورتیں مدنی ہیں یعنی ہجرت نبوی کے بعد ان کا نزول ہوا۔ لہذا ان کے بارے میں گفتگو انشاءاللہ آخر میں ہوگی۔

ان کے علاوہ قرآن حکیم کی پانچ سورتیں وہ ہیں جو تین تین حروف مقطعات الۤرٰ سے شروع

ہوتی ہیں یعنی سورۂ یونس، سورۂ ہود، سورۂ یوسف، سورۂ ابراہیم اور سورۂ حجر۔ الٓر کے بارے میں یہ بات پہلے عرض کی جا چکی ہے کہ حبرالامہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی بجائے یہ ہے کہ یہ حروف ایک پورے جملے کے مخفف ہیں وہ جملہ ہے۔ اَنَا اللّٰهُ اَرٰی یعنی میں اللہ دیکھ رہا ہوں۔ واللہ اعلم۔

سورہ یونس جو ۱۰۹ آیات اور ۱۱ رکوعوں پر مشتمل ہے تقریباً پوری کی پوری رسالت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر ہے چنانچہ اس کا آغاز ہوتا ہے ان آیات مبارکہ سے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۔

"الٓر۔ یہ ایک حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔ کیا لوگوں کے لیے یہ بات بہت تعجب کا باعث بن گئی ہے کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک شخص (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر وحی کی۔ کہ لوگوں کو خبردار کیجیے اور اہل ایمان کو بشارت دیجیے کہ ان کیلئے بڑا بلند رتبہ ہے ان کے رب کے پاس۔ تو کافروں نے یہ کہا کہ یہ شخص تو ایک کھلا جادوگر ہے۔"

اس میں ایک طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اثبات ہے اور اس کے لیے دلیل کے طور پر قرآن مجید کو پیش کیا گیا ہے اور دوسری طرف لوگوں کے انکار اور ان کے تعجب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کا اصل مظہر قرآن مجید ہے لہٰذا واقعہ یہ ہے کہ لوگوں نے بڑھ چڑھ کر جو مخالفت کی تو وہ حضور کی نہیں بلکہ قرآن حکیم کی کی۔ یہی وجہ ہے اس سورہ مبارکہ میں قرآن مجید کے بارے میں بالتکرار و اعادہ گفتگو ہوئی ہے مختلف پہلوؤں سے اس کا اثبات کیا گیا ہے کہ یہ کلام اللہ ہے اس کی عظمت کی طرف اشارے کیے گئے ہیں اسکے ہدایت اور رحمت ہونے کو مبرہن کیا گیا ہے۔

چنانچہ ان ابتدائی آیات کے بعد چند آیات میں توحید اور معاد کا ذکر کیا گیا اور پھر لوگوں کا یہ قول نقل کیا گیا۔

ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ہٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ ؕ

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارا جھگڑا آپ سے نہیں ہے اس قرآن سے ہے آپ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن پیش کیجیے یا اس میں کوئی تبدیلی کر دیجیے اس کا جواب یہ دلوایا گیا۔

قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ

اے نبیؐ ! کہہ دیجیے میرے لیے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ میں اس قرآن میں کوئی ترمیم یا تبدیلی اپنے جی سے کر دوں۔

اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ

میں تو خود پابند ہوں اس کا کہ جو مجھ پر وحی کیا جا رہا ہے

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ؓ

"اور اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی روش اختیار کر لی تو پھر میں خود ڈرتا ہوں ایک بڑے دن کے عذاب سے، ایک بڑے دن کی سزا سے۔"

یہ مضمون سورہ انعام میں بھی آیا ہے اس کی آیت نمبر ۳۳ میں فرمایا گیا کہ۔

"اے نبیؐ ! ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان سے آپ کو رنج ہوتا ہے۔ لیکن آپؐ مغموم اور ملول کیوں ہوتے ہیں آپؐ ان کی باتوں سے اسقدر گہرا اثر کیوں قبول کرتے ہیں ! یہ لوگ آپ کو تو نہیں جھٹلا رہے، انہوں نے کبھی آپؐ کو جھوٹا نہیں کہا۔ بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ کی آیات (قرآن) کا انکار کر رہے ہیں۔

قَدۡ نَعۡلَمُ اِنَّہٗ لَیَحۡزُنُکَ الَّذِیۡ یَقُوۡلُوۡنَ فَاِنَّہُمۡ لَا یُکَذِّبُوۡنَکَ ؕ
وَ لٰکِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجۡحَدُوۡنَ ؕ

وہ آپ کو نہیں جھٹلا رہے اور واقعہ یہ ہے کہ ابوجہل جیسا کٹر دشمن بھی کبھی یہ نہ کہہ سکا کہ نعوذ باللہ من ذالک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹے ہیں یہ کہنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی اللہ نے فرمایا کہ ان کا جھگڑا آپؐ سے نہیں بلکہ ہماری کتاب سے ہے۔ ہماری وحی سے ہے اس کتاب کی تعلیمات سے ہے اس سلسلہ میں آگے فرمایا گیا۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ

اے نبیؐ! ان سے کہیے کہ یہ قرآن میں اپنی طرف سے پیش نہیں کر رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس فرض منصبی پر مامور نہ کیا ہوتا، وہ نہ چاہتا تو نہ میں یہ کتاب یہ قرآن تمہیں پڑھ کر سناتا۔ نہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

تو ذرا سوچو تو سہی میں اس سے قبل تمہارے مابین ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا عقل سے کام نہیں لیتے۔ اگر مجھے اپنی ہی طرف سے گھڑ کر کتاب پیش کرنی ہوتی تو آخر میں تمہارے درمیان رہا ہوں۔ میں نے اپنی عمر عزیز کے چالیس برس تمہارے مابین بسر کیے کبھی میں نے تصنیف و تالیف کی کوئی کوشش تو کی ہوتی، کبھی میں نے اس مشق پر کسی صاحب فن سے کوئی اصلاح بھی لی ہوتی۔ میری پوری زندگی تمہارے سامنے ہے یہ جو اچانک میں تمہارے سامنے یہ کلام پیش کر رہا ہوں تو یہ صرف اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری مجھے سونپ دی ہے اور اب میں خود بھی پابند ہوں اس کا کہ جو مجھ پر وحی کی جا رہی ہے۔ اور میں اس کو تم تک پہنچا دینے پر مامور ہو گیا ہوں۔ اسی ضمن میں آگے فرمایا گیا ہے۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰي مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لوگو! سوچو، غور کرو کیا یہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور اس کو گھڑ لے۔ آگے فرمایا۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کیا انکے اندر اتنی ڈھٹائی اور جسارت ہے کہ وہ یہ کہیں کہ یہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے گھڑ لیا ہے۔ اب دیکھئے یہی الفاظ تھے جو سورہ سجدہ میں بھی آئے تھے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ

لیکن وہاں جواب جو تھا وہ خطابی انداز کا تھا۔

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

"نہیں اے نبیؐ یہ آپ کے رب کی جانب سے حق ہے" یہاں دلیل دی جا رہی ہے اور دلیل بھی وہ جسے برہان قاطع کہا جائے اتمام حجت کے ضمن میں آنے والی شے۔ چنانچہ فرمایا گیا۔

قُلْ فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہو تو پھر آؤ تمہارے لیے کھلا چیلنج ہے۔ اگر محمد یہ قرآن مجید تصنیف کر سکتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو آخر تمہارے ہاں بڑے بڑے ادیب بڑے بڑے خطیب بڑے بڑے شعراء موجود ہیں۔ ان سب کو جمع کر لو اور اس قرآن کی سورتوں جیسی کوئی ایک سورت ہی تصنیف کر کے دکھا دو۔

ہم دیکھیں گے کہ یہ مضمون سورۂ بقرہ میں پھر آئے گا اپنے نقطۂ عروج کو پہنچا ہوا۔ اگر تم یہ نہ کر سکو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز نہ کر سکو گے اور پھر ڈرو اس آگ سے جو منکروں اور کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے، فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ۔ اس سورہ مبارکہ میں عظمت قرآن کے بیان پر مشتمل ایک بڑی عظیم آیت وارد ہوئی ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے نصیحت اور موعظت بھی آگئی ہے اور سینوں کے اندر جو امراض ہوتے ہیں ان کے لیے شفا بھی نازل ہو گئی ہے۔"

گویا قرآن مجید موعظت اور نصیحت پر بھی مشتمل ہے اور اگر انسان کے نفسیاتی امراض اس کے سینے میں جو روگ ہوتے ہیں، تکبر کا، بخل کا، حب جاہ کا اور حب دنیا کا ان سب کا ازالہ کر دینے والی چیز بھی یہ قرآن ہی ہے۔ گویا تزکیہ نفس کا ذریعہ بھی یہی ہے اور انسان کے جذبات و

احساسات میں جلا پیدا کرنے کے لیے بھی اس سے زیادہ مؤثر چیز اور کوئی نہیں ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے نصیحت کے لیے بھی قرآن کو چھوڑ کر کچھ اور چیزوں کو ذریعہ بنایا۔ تزکیہ نفس کے لیے بھی قرآن مجید پر نعوذ باللہ من ذالک ہمارا اعتماد قائم نہ رہ سکا۔ اور ہم نے نہ معلوم کہاں کہاں سے طریقے مانگ کر اور مستعار لے کر انہیں اپنے ہاں تزکیہ نفس کے لیے رائج کیا۔

فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ۔

یہ اہل ایمان کے حق میں ہدایت بھی ہے بشارت بھی۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۔

اے نبی کہہ دیجیے یہ اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اس کتاب کا نزول اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام و احسان ہے نوع انسانی پر۔

هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ه

وہ کہیں بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جنہیں یہ جمع کر رہے ہیں یہ مال و دولت دنیا یہ مال و اسباب یہاں کی چمک دمک جس کے پیچھے یہ بھاگے اور دوڑے پھر رہے ہیں۔ ان سے کہیں زیادہ قیمتی اور وقیع یہ کتاب ہے، اس کی قدر کرو آخیر میں فرمایا گیا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ۔

لوگو! تمہارے پاس حق آچکا ہے اب جو کوئی بھی ہدایت کی راہ اختیار کریگا وہ اپنے بھلے کے لیے اور جو کوئی بھی گمراہی کی روش اختیار کریگا اس کا سارا وبال خود اسی کی جان پر آئے گا اور کہہ دو اے نبیؐ! کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا نہ جائے گا مجھ سے بازپرس نہ ہو گی کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہ لائے۔

آخری بات حضورؐ سے ارشاد فرمائی گئی۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ ،

وہی بات جس سے آغاز ہوا تھا آپ اتباع کرتے رہیئے، پیروی کرتے رہیئے اس کی کہ جو آپ کی جانب وحی کیا گیا"

وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ

"اور صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادیں۔"

وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۔

اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے"

اس سورہ مبارکہ میں ایک عظیم آیت وہ بھی آئی ہے جو مقام ولایت کی وضاحت کرنے والی ہے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

"آگاہ ہو جاؤ جو اللہ کے دوست بن جائیں جو اس سے محبت کریں جو اسی کے ہو جائیں ان کے لیے کوئی خوف ہے اور نہ حزن ہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بشارتیں ہی بشارتیں ہیں اور آخرت میں بھی ان کیلئے بشارت ہی بشارت ہے۔"

اللھم ربنا اجعلنا منھم

اے پروردگار! ہمیں بھی اپنے فضل وکرم سے اپنے ایسے بندوں کے زمرے میں شمار فرما اور شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❀❀

اسلامی تصوف کے موضوع پر

مشہور محقق پروفیسر یوسف سلیم چشتی کی

مایۂ ناز تالیف

اسلامی تصوّف

میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش

اس کتاب میں فاضل مولف نے ان عناصر اور عوامل کی نشاندہی کی ہے کہ جن کی وجہ سے اسلامی تصوّف میں غیر اسلامی عقائد کی آمیزش ہو گئی۔

یہ مایہ ناز کتاب قارئین کے لیے حد اصرار پر اب دوبارہ عمدہ طباعت اور ڈائی دار جلد کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کتاب کے حُسنِ ظاہری میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

آفسٹ پیپر پر اعلےٰ طباعت، مضبوط اور خوبصورت ڈائی دار جلد قیمت -/۱۵ روپے

ناشر

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور